تحسین قائد کی شعری روایت

ڈاکٹر محمد ارشد اویسی

Dr. Muhammad Arshad Ovaisi

Head, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

صائمہ شکور

Saima Shakoor

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Govt. College University, Faisalabad.

Abstract:

Muhammad Ali Jinnah is the most powerful leader of Sub-Continent. He was great person with principle. His efforts were out standing. It was the fortune of muslims of sub-continent, they have such a great leader whom change the map of the history. Our poets give a big honour to quaid through their poetry. Molana Zafar Ali Khan was the reknowned poet who started the tradition. In this article show the work of that poets who give poetic application to his great Quaid, Quaid-e-Azam.

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس قدر انسان پیدا کیے ان تمام کو مختلف خصوصیات سے نوازا۔ یہ خصوصیات جس قدر اعلیٰ اور عمدہ ہوں گی اسی قدر وہ شخصیت بھی عظیم تر اور باوقار ہوگی۔ خوش نصیب ہوتی ہیں وہ قومیں جہاں عظیم شخصیات جنم لیتی ہیں اور اپنے عزم و حوصلے کی بدولت ہی زمانے کی نئی تاریخ رقم کرتی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں ایسی ہی ایک اولوالعزم شخصیت قائداعظم محمد علی جناحؒ کی ہے۔

قائداعظم کی شخصیت کی شاندار شخصیت کے اتنے پہلو ہیں کہ کئی کتابیں بھی اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔ وہ نہ صرف ایک عظیم سیاست دان تھے بل کہ بلند حوصلوں کے مالک، عزم و ہمت کا پیکر، مضبوط ارادے اور اعلیٰ حوصلوں کے حامل نڈر انسان تھے۔ آپ کی ذات خود اعتمادی کی اعلیٰ مثال تھی یہی وجہ تھی وہ پہلے جو فیصلہ کرتے نہایت غور و فکر سے کرتے اور پھر اس پر ڈٹ جاتے، کہ آپ کا پایہ استقلال

میں کوئی کمی نہ لا سکتا تھا۔ مسلمانوں کی ابتری اور کسمپرسی کی حالت کو سہارا دینے کے لیے ایسے ہی عالی حوصلہ رہنما کی ضرورت تھی جو اس پراگندہ اقلیت کو ایک قوم بنا سکتا۔

ابتداً قائداعظم نے برصغیر کی سیاسی جماعت کانگرس میں شمولیت اختیار کی کیوں کہ وہ سمجھتے تھے کہ انگریز کو بے دخل کرنے کے لیے مسلمانوں اور ہندوؤں کا اتحاد لازم ہے۔ مگر کانگرس کی انگریز نواز اور مسلمان کش کارروائیوں نے آپ کو بد دل کر دیا۔ مسلم لیگ میں آپ کی سیاسی تدبر، دور اندیشی اور معاملہ فہمی کی اعلیٰ صلاحیتوں نے مسلمانوں کی نہ صرف سیاسی نشوونما کی بل کہ آپ کی صورت وہ عظیم رہنما بھی میسر آیا جو ہر حال اور ہر قیمت پر صرف اپنی قوم کی فلاح کا خواہاں تھا۔ ان کے افکار و نظریات نے آنے والی نسلوں کے لیے امید و عمل کے ایسے چراغ روشن کیے جو ابد تک اس کی روشنی رہ دکھاتی رہے گی:

> ''قائدِ اعظم محمد علی جناح سرزمین پاک و ہند کی وہ عظیم مرتبت ہستی
> ہیں جو دنیا میں صدیوں بعد پیدا ہوا کرتی ہیں جو دنیا کے لیے اپنے
> افکار و نظریات اور عمل سے ایسی شمع نور روشن کر جاتی ہیں جس سے
> آنے والی نسلیں رہ پاتی ہیں۔''(۱)

اعلیٰ اخلاق، کردار، ذہن، روشن دماغ، پرکشش، خوش لباس، خوش گفتار اور قانون دان جنھوں نے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا کہ و جے لکشمی ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کرتی ہیں:

> ''اگر مسلم لیگ میں دو سو ابوالکلام اور ایک سو گاندھی ہوتے اور
> کانگریس میں صرف ایک محمد علی جناح ہوتا تو پاکستان کبھی نہ
> بنتا۔''(۲)

ایک عظیم لیڈر وہی ہوتا ہے جس کی خداداد صلاحیتوں کا اعتراف اس کے دشمن بھی کریں۔ پاکستان دو قومی نظریے کی اساس پر بنا۔ قائداعظم جیسا سچا اور راسخ العقیدہ رہنما اس نظریہ کو اولین بنیادوں پر لے کر آگے بڑھا کہ ''پاکستان'' سلطنت خداداد کا قیام ظہور پذیر ہوا۔ زندہ قوموں کی نشانی ہوتی ہے کہ وہ اپنے رہنماؤں اور مسیحاؤں کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں۔ یہ لوگ دلوں میں بھی زندہ رہتے ہیں اور ادب کے صحیفوں میں بھی حیات جاوداں حاصل کرتے ہیں۔ قائداعظم پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن ان کی مدح کا ایک بڑا حصہ اردو شاعری ہے۔

قائداعظم کی اعلیٰ صلاحیتوں کا اعتراف ان کے ہم عصر شعرا نے بھی اور آج تک اپنے اس عظیم رہبر کو خراج تحسین پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور رہے گا۔ ذیل میں قائد کی عظمت پر کی گئی شاعری پر ایک نظر ڈالی جائے گی۔ مولانا ظفر علی برصغیر کے نمایاں شاعر تھے ساتھ ہی صحافتی دنیا کے بھی مایہ ناز فرد تھے۔ آپ ایک محبّ وطن شاعر و صحافی رہے۔ قائداعظم سے والہانہ عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ آپ نے قائد کی شان میں کئی اشعار لکھے۔ ''چمنستان'' کی نظم یومِ محمد علی کے چند اشعار پیش

بصارت ہیں:

یومِ محمد علی

دل کش فضا وطن کی محمد علی سے تھی
رنگینی اس چمن کی محمد علی سے تھی
اب تک لگی ہوئی جو کروڑوں دلوں میں ہے
بے تابی اس لگن کی محمد علی سے تھی
زنداں کو جس نے مطلعِ انوار کر دیا
تابانی اس کرن کی محمد علی سے تھی

مولانا ظفر علی خان کی یہ نظم فی البدیہہ تھی جو لاہور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جلسے میں ۱۹۳۸ء کو سنائی۔ظفر علی خان اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی فلاح اور بھلائی صرف قائداعظم کے ہاتھ میں ہے۔ان کی نظم ''قائداعظم'' میں بھی وہ قائد سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور نظم میں سیاسی مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے نہایت زیرک فہمی سے ان کا مقابلہ کرنے کو کہتے ہیں:

ملت کا تقاضا ہے کہ اے قائد اعظم
اسلامیوں کی شان میں کچھ چاند لگا اور
مغرب کے حریفوں کو جو زِک دینی ہے منظور
شرق کی سیاست کا کوئی دام بچھا اور
گاندھی کے جھکانے کی جو ہے تجھ کو تمنا
اللہ کی دہلیز پہ گردن کو جھکا اور

آپ نے واضح کیا کہ ملت اسلامیہ کی سربلندی کا پرچم اب قائد کے ہاتھ ہے۔کامیابی اور عزت حاصل کرنے کے لیے عاجزی اور اللہ سے تعلق کی مضبوطی از حد ضروری ہے۔مولانا ظفر علی خان متعدد بار محمد علی جناحؒ کی مدح کرتے نظر آتے ہیں۔کیوں کہ وہ خود ایک محبِّ وطن اور دوقومی نظریے کے حامی تھے اور جانتے تھے کہ ملت اسلامیہ کی ڈوبتی کشتی کو کنارا دینے والا ناخدا محمد علی جناح ہی ہے۔

تحسین قائد میں ایک اور اہم نام سیماب اکبر آبادی کا ہے۔داغ دہلوی کے شاگردوں میں سب سے زیادہ شہرت سیماب کو ہی حاصل ہوئی۔آپ کئی رسائل و جرائد سے منسلک رہے اور قلم کے لیے ملکی ترقی میں اپنا حصہ ڈالتے رہے۔انھوں نے اپنی تحریروں سے بڑا موثر کام لیا۔وہ قائداعظم کی خداداد صلاحیتوں سے بے پناہ خلوص، تدبر اور فہم کے دلدادہ تھے۔

سیماب اکبر آبادی نے قائد سے محبت کا اظہار اپنے مجموعہ کلام ''قائد کی خوشبو'' کی صورت

کیا۔ چند اشعار پیش ہیں بعنوان نظم ''محمد علی جناح'':

ممبئی میں اک امیر کارواں پیدا ہوا
''ذوالجناحی'' دبدبے کا پہلوان پیدا ہوا
اس کا مستقبل تھا ذہن فطرت آگاہ میں
پرورش فرمائی مغرب کی سیاست گاہ میں
گھر بنا دستِ خلیل اللہ سے ایمان کا
یہ ''خلیل ہند'' ہے معمارِ پاکستان کا

قائداعظم کی قائدانہ صلاحیتوں کے سبھی معترف تھے۔ یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی تھی کہ قائد جیسا رہبرِ فرزانہ میسر آیا۔ جس سے مایوسی اور یاسیت میں گھری پراگندہ اقلیت کو قوم بنا دیا۔ سیماب اکبر آبادی قائد کو معمارِ پاکستان کے لقب سے پکارتے ہیں۔ سیماب کی ایک اور نظم ملاحظہ ہو:

ضو پاس و جلوہ بار ، ضیا پاش و ضوفگن
ملت کا آفتاب ، محمد علی جناح
بے تاب و بے قرار شرر بار و شعلہ خیز
تصویرِ انقلاب ، محمد علی جناح
ہمدرد و غمگسار ، وہ بے لوث و بے غرض
ایثارِ بے حساب ، محمد علی جناح
خوش ذوق و خوش لباس ، خوش فکر و خوش کلام
ہر رُخ سے لا جواب ، محمد علی جناح
جہد و طلب کی جاں وہ سعی و عمل کی روح
ہر طرح کامیاب ، محمد علی جناح
خود دار و خود شناس ، وہ خود کار و خود عمل
دشمن کا سد باب ، محمد علی جناح
جادہ شناس راہ نما میر کارواں
نگرانِ انقلاب ، محمد علی جناح

تحسین قائد میں ''میاں بشیر احمد'' کا نام بھی نمایاں ہے۔ آپ ایک محبّ وطن، مخلص اور سچے انسان تھے۔ ان کے والد جسٹس شاہ دین علامہ اقبال کے قریبی دوستوں میں شمار ہوتے تھے۔ میاں بشیر احمد ابتدا ہی سے قائد کو اپنا رہبر تصور کرتے تھے اور ان کے کہنے پر پنجاب مسلم فیڈریشن کے صدر بھی رہے۔ اس کے علاوہ میں بشیر احمد نے بھرپور سیاسی زندگی گزاری۔ آپ پکے مسلم لیگی کارکن تھے۔ پارٹی

کے لیے انھوں نے بہت سی نظمیں لکھیں جن سے پارٹی میں نیا ولولہ اور جذبہ پیدا ہوتا رہا۔ میں بشیر احمد کی ایک نظم جو زبانِ زدعام ہے پیش نظر ہے۔ یہ نظم لاہور جلسہ عام میں ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء کو پڑھی گئی:

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح
ملت ہے جسم ، جاں ہے محمد علی جناح
صد شکر پھر ہے گرم سفر اپنا کارواں
اور میر کارواں ہے محمد علی جناح
بیدار مغز ناظم اسلامیانِ ہند
ہے کون؟ بے گماں ہے محمد علی جناح
رکھتا ہے دل میں تاب و تواں نو کروڑ کی
کہنے کو ناتواں ہے محمد علی جناح
رگ رگ میں اس کی ولولہ ہے حُب قوم کا
پیری میں بھی جوان ہے محمد علی جناح

میاں بشیر احمد کی یہ نظم ۱۹۴۰ء سے لے کر آج تک اپنی مقبولیت کے جھنڈے گاڑے ہوئے ہے۔ قائد کے حسن ولادت اور وفات پر یہ نظم ہر جگہ سنائی دیتی ہے۔ نظم کے اشعار میں ان کی عقیدت، لگن اور اپنے قائد سے بے لوث محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا ہے۔ اسی طرح محشر بدایونی منفرد لب و لہجے کے شاعر ہیں۔ آپ نے قائد کی شخصیت کو یوں پیش کیا۔ ان کے چند اشعار ''میرِ کارواں'' نظم سے ملاحظہ کیجیے:

وہ ہے شاہین فلک کی جانب بلند پرواز کرنے والا
مہیب و پر زور آندھیوں کے تھپیڑ کھا کر گزرنے والا
میں اس کے بتور مجاہدانہ، نہیں وہ باطل سے ڈرنے والا
وہ پھاڑ کھاتا ہے بھیڑیوں کو وہ شیر ہے اک بپھرنے والا
ہمالیہ سے بھی جو اونچا اک ایسا ایوان بنائے گا وہ
سہارا دے کے پستیوں کو بلندیوں سے ملائے گا وہ

سید سلمان ندوی، مولانا شبلی نعمانی کے شاگرد عزیز تھے۔ ''سیرت النبیؐ'' کی تکمیل ان کا ایک شاندار کارنامہ ہے۔ وہ ابتدا ہی سے تحریک آزادی کے دلی حامی تھے۔ مسلمانوں کی حالت زار ان کو کرب میں مبتلا رکھتی تھی۔ ایسے دور میں قائد شخصیت ہی روشنی کا وہ روزن تھی جو آزادی کے سنہرے دور میں لا سکتی تھی۔ قائد نے اپنی انتھک کوششوں سے خود کو مثال بنا کر پیش کیا کہ ہندوستان میں آزادی کا ہر متوالہ آپ کو اپنا رہنما تصور کرتا تھا۔ ہر کسی نے اپنے اپنے انداز میں قائد سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

سید سلیمان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مدح قائد میں آپ نے سب سے پہلے نظم لکھی جو ۳۱ دسمبر ۱۹۱۶ء کے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں پیش کی گئی۔ ان کے جذبوں اور محبت کی عکاس نظم کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

علتِ دیرینہ سے اصلی قویٰ بیکار نہیں
گوش شنوا ہے نہ ہم میں دیدہ بینا رہا
ہر مریض قوم کے جینے کی ہے کچھ کچھ امید
ڈاکٹر اس کا اگر مسٹر علی جناحؒ رہا

حکیم عبدالکریم ثمر مسلم لیگ کے جلسوں میں اپنا کلام پیش کرتے تھے اور مسلمانانِ ہند کے جذبہ حریت کو نئی تحریک بخشتے تھے۔ آپ نے عملی طور پر بھی جدوجہد آزادی میں حصہ لیا کئی بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی۔ آپ کی مشہور نظم "محمد علی جناحؒ" ہے جو مسلم لیگ کے ہر جلسے کی زینت بنتی۔ چند اشعار ذیل ہیں:

ملت کا اعتبار محمد علی جناح
ہر دم بروئے کار محمد علی جناح
کاٹا طلسم کاشی و لند اک آن میں
ہیں تیغ تابدار محمد علی جناح
نیرو ہے اشتراکیتِ قوم پر خدا
اسلام پر نثار ہے محمد علی جناح
ملنے کو ہے نوید اک یثرب سے اے ثمر
مصروفِ انتظار ، محمد علی جناح

پروفیسر کرم حیدری اردو، انگریزی، فارسی اور عربی میں اعلیٰ استعداد رکھتے تھے۔ شاعری سے خاص شغف تھا۔ ان کی نظم "امیر کاروان" ۵ ستمبر ۱۹۴۵ء کو عید الفطر کے ایک بڑے استقبالیہ کے موقع پر پڑھی گئی جس میں کئی نامور مسلم لیگی رہنما تھے۔ یہ نظم "ہمایوں" اور دیگر رسائل کی زینت بھی بنی:

اے امیرِ کارواں اہل ایماں السلام
پھیر دی ہے تو نے تقدیر مسلماں السلام
اس چمن میں گرچہ لاکھوں گل رہے شان بہار
تو وہ گل ہے جس میں پنہاں گلستان السلام
تو کبھی خنجر ، کبھی گوہر ، کبھی کوثر بنا
تیرا جوہر گاہ پنہاں کہ نمایاں السلام

غیرتِ روح محمدؐ کا ہے تو آئینہ دار
کیوں خدا خود ہو نہ پھر تیرا نگہبان السلام
پارہ پارہ کر دیا تو نے طلسم سامری
تیری ہیبت سے ہوئے فرعون لرزاں السلام
تیری پیشانی پہ رازِ زندگی تحریر ہے
تیری ہستی احسن التقویم کی تفسیر ہے

سیدہ نیر جہاں شعاع تحریک آزادی کی سرگرم رکن تھیں۔انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے آزادی کے مقصد کو اجاگر کیا۔ان کی شاعری کا انگریزی ترجمہ محترمہ فاطمہ جناح نے کروایا۔سیدہ نیر جہاں شعاع کے شعبہ خواتین میں اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے نبھائیں ان کی نظم ''کرتا نہیں غلامی مسلم جوان ہمارا'' بہت مشہور ہوئی ایک شعر ملاحظہ ہو:

جرنیل لیگ کا ہے مسٹر جناح ہمارا
یہ قوم کا نگہبان ہے کاروان ہمارا

قائداعظم کی تحسین میں شاعری کی روایت بہت مضبوط ہے۔قائد کی حیات سے آج تک آپ کی مدح لکھی جا رہی ہے۔ یقیناً وہ اس مدح کے عین حق دار بھی ہیں، کیوں کہ تخلیق پاکستان قائداعظم کا وہ عظیم الشان کارنامہ ہے جس پر ملت اسلامیہ جتنا ناز کرے کم ہے۔۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۷ء تک کے مختصر لیکن فیصلہ کن سات میں اپنی ان تھک محنت، عقل سلیم اور شبانہ روز کاوشوں سے ناممکن کو ممکن کر دیا اور حقیقت میں پاسبان ملت بن کر دکھایا۔

حوالہ جات

۱۔ طارق،صادق حسین، قائداعظم افکارنظریات۔راولپنڈی بک سنٹر،س ن،ص:۱۱۰
۲۔ ظفرعلی خاں،مولانا،نخلستان، لاہور: مکتبہ کارواں،س ن،ص:۱۰۴
۳۔ ایضاً
۴۔ سیماب اکبرآبادی، محمد علی جناح، مشمولہ: آزادی کے ترانے ،حصہ اول، لاہور: جنگ پبلی کیشنز، ۱۹۸۹ء، ص:۳۰
۵۔ ایضاً،ص:۳۱
۶۔ بشیر احمد، میاں، محمد علی جناح، مشمولہ: ملت کا پاسبان ہے محمد علی جناح، مرتبہ: خورشید ربانی، اسلام آباد: اکادمی ادبیات، ۲۰۰۶ء،ص:۱۲۔۳۱۱
۷۔ بدایونی محشر، کلیات محشر بدایونی، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ص:۹۲۴
۸۔ ایضاً،ص:۹۵۰

۹۔ سلمان ندوی، علامہ، سید، ارمغان سلیمان، کراچی: ادارہ معارف، س ن، ص:۵۱
۱۰۔ شمر، حکیم، عبدالکریم، محمد علی جناح، مشمولہ: آزادی کے ترانے، حصہ اول، لاہور: جنگ پبلی کیشنز، ۱۹۸۹ء، ص:۴۳
۱۱۔ کرم، حیدری، پروفیسر، امیر کارواں، ص:۴۳
۱۲۔ نیر، سیدہ جہاں شعاع، کرتا نہیں غلامی مسلم جواں ہمارا، ص:۸۰

☆......☆......☆